

وَتَلَا عَقِيبَ ذَلِكَ:

اس کے بعد حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾

”ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہی کو (اس زمین کا) مالک بنائیں۔“

یہ ارشاد امام متظر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے متعلق ہے جو سلسلہ امامت کے آخری فرد ہیں۔ ان کے ظہور کے بعد تمام سلطنتیں اور حکومتیں ختم ہو جائیں گی اور ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ کا مکمل نمونہ نگاہوں کے سامنے آجائے گا۔

ہر کسی را دولتی از آسمان آید پدید

دولت آل علی آخر زمان آید پدید

☆☆☆☆☆

(۲۱۰)

(۲۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کے مانند جس نے دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر دامن گردان لیا، اور دامن گردان کرکوشش میں لگ گیا، اور اچھائیوں کیلئے اس وقفہ حیات میں تیز گامی کے ساتھ چلا، اور خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا، اور اپنی فرار گاہ اور اپنے اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھی۔

اتَّقُوا اللَّهَ تَقِيَّةً مَنْ شَرَّ تَجْرِيدًا، وَ جَدَّ تَشْبِيرًا، وَ كَمَشَّ فِي مَهَلٍ، وَ بَادَرَ عَن وَجَلٍ، وَ نَظَرَ فِي كَرَّةٍ الْمُوَيْلِ، وَ عَاقَبَةَ الْمَصْدَرِ، وَ مَعَبَّةَ الْمَرْجِعِ.

(۲۱۱)

(۲۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سخاوت، عزت و آبرو کی پاسبان ہے۔ بردباری احق کے منہ کا تسمہ ہے۔ درگزر کرنا کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔ جو غداری کرے اسے بھول جانا اس کا بدل ہے۔ مشورہ لینا خود صحیح راستہ پا جانا ہے۔ جو شخص اپنی رائے پر اعتماد کر کے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صبر پر اعتماد و حوادث کا مقابلہ کرتا ہے۔ بیتابی و بیقرباری زمانہ کے مددگاروں میں سے ہے۔ بہترین دولت مندی آرزوؤں سے ہاتھ اٹھا لینا

الْجُودُ حَارِسُ الْأَعْرَاضِ، وَ الْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيهِ، وَ الْعَفْوُ زَكَاةُ الظَّفْرِ، وَ السَّلْوُ عَوْضُكَ وَمَنْ عَدَرَ، وَ الْإِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهَدَايَةِ، وَ قَدْ حَاطَرَ مَنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ، وَ الصَّبْرُ يُنَاصِلُ الْحَدِثَانَ، وَ الْجَزَعُ مِنَ أَعْوَانِ الرِّمَانِ، وَ أَشْرَفُ الْغِنَى

ہے۔ بہت سی غلام عقلیں امیروں کی ہوا و ہوس کے بار میں دبی ہوئی ہیں۔ تجربہ و آزمائش کی نگہداشت حسن توفیق کا نتیجہ ہے۔ دوستی و محبت اکتسابی قرابت ہے۔ جو تم سے رنجیدہ و دل تنگ ہو اس پر اطمینان و اعتماد نہ کرو۔

(۲۱۲)

انسان کی خود پسندی اس کی عقل کے حریفوں میں سے ہے۔

تَرَكَ الْمُنَى، وَ كَمُ مِّنْ عَقْلٍ أَسِيرٍ تَحْتَ
هَوَى أَمِيرٍ، وَ مِنَ التَّوْفِيقِ حِفْظُ
التَّجْرِبَةِ، وَ الْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ، وَ لَا
تَأْمَنَنَّ مَلُولًا.

(۲۱۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عُجِبُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ أَحَدٌ حُسَادٍ عَقْلِهِ.

مطلب یہ ہے کہ جس طرح حاسد، محمود کی کسی خوبی و حسن کو نہیں دیکھ سکتا، اسی طرح خود پسندی عقل کے جوہر کا ابھرنا اور اس کے خصائص کا نمایاں ہونا گوارا نہیں کرتی۔ جس سے مغرور و خود بین انسان ان عادات و خصائل سے محروم رہتا ہے جو عقل کے نزدیک پسندیدہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

(۲۱۳)

تکلیف سے چشم پوشی کرو، ورنہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔

(۲۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَغْضِ عَلَى الْقُدَى وَالْأَلَمَ تَرْضَ أَبَدًا.

ہر شخص میں کوئی نہ کوئی غامی و کمزوری ہوتی ہے۔ اگر انسان دوسروں کی غامیوں اور کمزوریوں سے متاثر ہو کر ان سے علیحدگی اختیار کرتا جائے، تو رفتہ رفتہ وہ اپنے دوستوں کو کھو دے گا اور دنیا میں تنہا اور بے یار و مددگار ہو کر رہ جائے گا، جس سے اس کی زندگی تنگ اور الجھنیں بڑھ جائیں گی۔ ایسے موقع پر انسان کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس معاشرہ میں اسے فرشتے نہیں مل سکتے کہ جن سے اسے کبھی کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔ اسے انہی لوگوں میں رہنا سہنا اور انہی لوگوں میں زندگی گزارنا ہے۔ لہذا جہاں تک ہو سکے ان کی کمزوریوں کو نظر انداز کرے اور ان کی ایذا رسانیوں سے چشم پوشی کرتا رہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۱۴)

(۲۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جس (درخت) کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔

مَنْ لَانَ عُوْدُهُ كَشَفَتْ اَغْصَانُهُ.

جو شخص تند خو اور بدمزاج ہو وہ کبھی اپنے ماحول کو خوشگوار بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے ملنے والے بھی اس کے ہاتھوں نالائ اور اس سے بیزار رہیں گے اور جو خوش خلق اور شیریں زبان ہو لوگ اس کے قرب کے خواہاں اور اس کی دوستی کے خواہشمند ہوں گے اور وقت پڑنے پر اس کے معاون و مددگار ثابت ہوں گے، جس سے وہ اپنی زندگی کو کامیاب بنا لے جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۱۵)

(۲۱۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مخالفت صحیح رائے کو بر باد کر دیتی ہے۔

الْخِلَافُ يَهْدِمُ الرَّأْيَ.

(۲۱۶)

(۲۱۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جو منصب پالیتا ہے دست درازی کرنے لگتا ہے۔

مَنْ نَالَ اسْتَطَالَ.

(۲۱۷)

(۲۱۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حالات کے پلٹوں ہی میں مردوں کے جوہر کھلتے ہیں۔

فِي تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ عِلْمُ جَوَاهِرِ الرِّجَالِ.

(۲۱۸)

(۲۱۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

دوست کا حسد کرنا دوستی کی خامی ہے۔

حَسَدُ الصَّدِيقِ مِنْ سُقْمِ الْمَوَدَّةِ.

(۲۱۹)

(۲۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اکثر عقلوں کا ٹھوکر کھا کر گرنا طمع و حرص کی بجلیاں چمکنے

اَكْثَرُ مَصَارِعِ الْعُقُولِ تَحْتَ بُرُوقِ

پر ہوتا ہے۔

الْمَطَامِعِ.

جب انسان طمع و حرص میں پڑ جاتا ہے تو رشوت، چوری، خیانت، سود خواری اور اس قبیل کے دوسرے اخلاقی عیوب اس میں پیدا ہو جاتے ہیں اور عقل ان باطل خواہشوں کی جگمگاہٹ سے اس طرح خیرہ ہو جاتی ہے کہ اسے ان قبیح افعال کے عواقب و نتائج نظر ہی نہیں آتے کہ وہ اسے روکے ٹوکے اور اس خواب غفلت سے جھنجھوڑے۔ البتہ جب دنیا سے رخت سفر باندھنے پر تیار ہوتا ہے اور دیکھتا ہے کہ جو کچھ سمیٹا تھا وہ یہیں کینے تھا، ساتھ نہیں لے جاسکتا، تو اس وقت اس کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

(۲۲۰)

یہ انصاف نہیں ہے کہ صرف ظن و گمان پر اعتماد کرتے ہوئے فیصلہ کیا جائے۔

(۲۲۱)

آخرت کیلئے بہت برا توشہ ہے بندگانِ خدا پر ظلم و تعدی کرنا۔

(۲۲۲)

بلند انسان کے بہترین افعال میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں سے چشم پوشی کرے جنہیں وہ جانتا ہے۔

(۲۲۳)

جس پر حیا نے اپنا لباس پہنا دیا ہے اس کے عیب لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آسکتے۔

(۲۲۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ عَلَى الثِّقَّةِ بِالظَّنِّ.

(۲۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يُنْسُ الزَّادُ إِلَى الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ.

(۲۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَشْرَفَ أَعْمَالِ الْكَرِيمِ عَفَلْتُهُ عَمَّا يَعْلَمُ.

(۲۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ كَسَاةَ الْحَيَاءِ ثَوْبَهُ لَمْ يَرَ النَّاسُ عَيْبَهُ.

جو شخص حیا کے جوہر سے آراستہ ہوتا ہے اس کیلئے حیا ایسے امور کے ارتکاب سے مانع ہوتی ہے جو محبوب سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں عیب ہوتا ہی نہیں کہ دوسرے دیکھیں اور اگر کسی امر قبیح کا اس سے ارتکاب ہو بھی جاتا ہے تو حیا کی وجہ سے علانیہ مرتکب نہیں ہوتا کہ لوگوں کی نگاہیں اس کے عیب پر پڑ سکیں۔

☆☆☆☆☆

(۲۲۴)

زیادہ خاموشی رعب و ہیبت کا باعث ہوتی ہے، اور انصاف سے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ لطف و کرم سے قدر و منزلت بلند ہوتی ہے۔ جھک کر ملنے سے نعمت تمام ہوتی ہے۔ دوسروں کا بوجھ بٹانے سے لازماً سرداری حاصل ہوتی ہے، اور خوش رفتاری سے کینہ و دشمنی مغلوب ہوتا ہے، اور سر پھرے آدمی کے مقابلہ میں بردباری کرنے سے اس کے مقابلہ میں اپنے طرفدار زیادہ ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بِكَثْرَةِ الصَّمْتِ تَكُونُ الْهَيْبَةُ، وَ بِالتَّصَفَةِ يَكْثُرُ الْمُوَاصِلُونَ، وَ بِالْإِفْضَالِ تَعْظُمُ الْأَقْدَارُ، وَ بِالتَّوَاضُعِ تَتَمُّ النِّعْمَةُ، وَ بِاحْتِمَالِ الْمُؤْنِ يَجِبُ السُّؤْدُ، وَ بِالسِّيَرَةِ الْعَادِلَةِ يُقَهَّرُ الْمُنَاوِيُّ، وَ بِالْحِلْمِ عَنِ السَّفِيهِ تَكْثُرُ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِ.